SECURITIES & EXCHANGE COMMISSION OF PAKISTAN

Press Release

For immediate Release

September 1, 2016

ایس ای سی پی نے مائیکرو انشورنس کی ترقی کے لئے فریم ورک کا اعلان کر دیا۔

اسلام آباد، یکم ستمبر: سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن پاکستان نے جرمن تنظیم جی آئی زی کے تعاون سے مائیکرو انشورنس کے فروغ کے لئے فریم ورک تیار کر لیا ہے۔ ایس ای سی پی اور جی آئی زی جرمنی کے تعاون سے مائیکرو انشورنس سے وابستہ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کی غرض سے اسلام آباد میں منعقد کئے گئے مباحثہ کے دوران یہ فریم ورک متعارف کرایا گیا۔ مباحثے کا مقصد مائیکرو انشورنس کے شعبے کی ترویج کے لئے اقدامات پر غور کرنا تھا۔ تا کہ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر سٹیک ہولڈرز کی اس ضمن میں وابستگی یقینی بنائی جا سکے۔ ساتھ ہی ساتھ مائیکرو انشورنس سے منسلک ممکنہ کاروباری تصورات کو عملی جامہ پہنانے اور پبلک پرائیویٹ شراکت داری قائم کرنے کا بھی جائزلیا گیا۔ ایس ای سی پی کے کمشنر انشورنس فدا حسین سموں نے شرکا کو ایس ای سی پی کی جانب سے انشورنس کے شعبہ کے لئے متعارف کروائی گئی حالیہ اصلاحات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ کوڈ آف کارپوریٹ گوورننس ۲۰۱۶، بینکا شورنس ضوابط ۲۰۱۵، قواعد برائے مائیکرو انشورنس ۲۰۱۴، قواعد برائے تکافل ۲۰۱۲ کا نفاذ اور معمولی تنازعات کے حل کے لئے کمیٹیوں کا قیام جیسے اقدامات اس شعبہ کے لئے انضباطی نظام میں بہتری کی غرض سے حالیہ برسوں میں متعارف کروائے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ایس ای سی پی عوام الناس مالیاتی خدمات اور مصنوعات سے آگاہ کرنے اور اپنی بچتوں کو سرمایہ کاری میں لگانے کے لئے کاوشوں میں پوری طرح یکسو ہے۔ خاص طور پر نچلے طبقے کے لئے اقدامات پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے کیونکہ انہیں متعدد خطرات جیسا کہ بیماری، حادثات، معذوری، اموات اور قدرتی آفات کا زیادہ سامنا رہتا ہے۔

ایشیا میں غریبوں کی معاون انشورنس مارکیٹوں کے فروغ کے انضباطی فریم ورک کی پروگرام ڈائریکٹر ڈاکٹر اینٹونیس مالاگارڈس(Dr. Antonis Malagardis)نے اس موقع پر مائیکرو انشورنس کی واضح تعریف کی ضرورت پر زور دیا اور جنوبی امریکہ، افریقہ اور ایشیا میں فروغ پاتی اجتماعی انشورنس کی مثالیں دیں۔ جس کے لئے خطرات سے قابل بھروسہ تحفظ، سہل طریقِ کار، قابل بھروسہ برانڈ کی فراہم کردہ خدمات تک آسان رسائی اور پالیسی کو سہولت سے جاری رکھنے جیسی آسانیاں فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں مائیکرو انشورنس کے حامل اڑتیس کروڑ لوگوں میں سے آدھے ایشیائی ہیں جن میں سے زیادہ تر حیاتی بیمہ سے متعلقہ ہیں جب کہ ذاتی حادثات اور املاک کا بیمہ بھی بڑی تعداد میں کروایا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حالیہ برسوں میں بیمہ صحت اور زراعت بھی تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ یہ دونوں پیچیدہ شعبے ہیں اس لئے ریگولیٹرز اور اہم سٹیک ہولڈرز کو اس شعبہ پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں اس شعبہ پر ریگولیٹرز نے بہتر توجہ دی ہے۔

ایس ای سی پی کے طارق بختاور نے کہا کہ انضباطی اثرات کا جائزہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پاکستان مائیکرو انشورنس کے شعبے کی ترقی کے لئے تندہی سے کام کر رہا ہے۔ سید نیر حسین نے کہا کہ ایس ای سی پی نے ورلڈ بینک کے تعاون سے ۲۰۱۲ میں ایک تشخیصی تحقیق کی جس کے بعد ۲۰۱۴ میں ایس ای سی (مائیکرو انشورنس) قواعد نافذ کئے گئے۔ ایس ای سی پی انضباطی فریم ورک کا از سرِ نو جائزہ لے رہا ہے اور اس میں مائیکرو انشورنس کے شعبے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس موقع پر ماہرین نے تبادلہ خیال کے دوران مختلف سرگرمیوں کے ذریعے شرکا کو مصنوعات کی ترویج کے لئے اہم اقدامات سے آگاہ کیا گیا اور سٹیٹ بینک، وزارتِ تجارت، پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی، نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک، پاکستان مائیکرو فنانس انویسٹمنٹ کمپنی، ایم ایف آئیز، ٹیلی نار اور انشورنس ایسوسی ایشن آف پاکستان کے ماہرین نے انضباطی فریم ورک اور کاروباری ماڈلز پر روشنی ڈالی۔ الفلاح انشورنس کے سی ای او نصر الصمد نے مشترکہ کوششوں سے اتفاق کیا۔ احمد کمال نے معیشت کے مختلف شعبوں میں اخراجات کم کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ سٹیٹ بینک کے ایڈیشنل ڈائریکٹر عماد الدین نے تمام ریگولیٹرز اور انشورنس سیکٹر کی جانب سے مل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

Securities and Exchange Commission of Pakistan
NICL Building, 63 Jinnah Avenue, Islamabad
Shakil Ahmad Chaudhary
0302-8552254